78494 ـ كيا ہوٹل كا مالك كافروں اور روزہ نہ ركھنے والے مسلمانوں كو رمضان ميں دن كے وقت كھانا فروخت كر سكتا ہے ؟

سوال

ميں ايك غير ملك ميں رہائش پذير ہوں، ميرا ايك چھوٹا سا ہوٹل ہے ديكھتا ہوں كے بعض مسلمان روزہ نہيں ركھتے ـ اور وہ بہت زيادہ ہيں ـ اور ميرے ہوٹل ميں آكر دوپہر كا كھانا كھانا چاہتے ہيں، ان لوگوں كو كھانا فروخت كرنے كا حكم كيا ہے، اور اسى طرح غير مسلموں كو كھانا فروخت كرنے كا حكم بھى بيان كريں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

اول:

اسى ويب سائٹ پر بہت سے سوالات كے جوابات ميں كفار ممالك ميں بودوباش اختيار كرنے سے اجتناب كرنے كا كہا گيا ہے، كيونكہ وہاں رہائش ركھنے ميں آدمى اور اس كے خاندان كے دن كو خطرہ ہے، نہ تو وہ اپنى اولاد كى تربيت صحيح طرح اسلامى طريقہ كے مطابق كر سكتا ہے، اور نہ ہى ان پر كنٹرول.

اور پھر ان ملكوں ميں رہنے كے ليے كام كاج كا عذر پيش كرنا كوئى عذر شمار نہيں ہوتا، اس كى مزيد تفصيل ديكھنے كے ليے آپ سوال نمبر (13363) كے جوابات كا مطالعہ ضرور كريں.

دوم:

آپ كے مسئلہ كے متعلق عرض يہ ہے كہ: آپ كے ليے جائز نہيں كہ رمضان المبارك ميں دن كے وقت كسى شخص كو كھانا پيش كريں، ليكن اگر كوئى شخص معذور ہے، يعنى اس نے شرعى عذر كى بنا پر روزہ نہيں ركھا مثلا مسافر يا مريض تو اسے كھانا پيش كر سكتے ہيں.

اور اس حكم ميں كافر اور مسلمان كے مابين كوئى فرق نہيں، جس مسلمان شخص نے روزہ نہيں ركھا اسے روزہ ركھنے كا حكم تھا، اور اس نے روزہ نہ ركھ كر معصيت و نافرمانى كا ارتكاب كيا ہے، اور اسے رمضان المبارك ميں دن كے وقت كھانا پينا مہيا كرنا گناہ اور زيادتى پر تعاون ہے.

اور اسی طرح کافر شخص بھی روزے اور باقی احکام پر عمل کرنے کا پابند ہے اور وہ بھی اس خطاب میں شامل ہے، لیکن اسے ان احکام پر عمل کرنے سے قبل کلمہ شھادت پڑھ کر اسلام میں داخل ہونا ہوگا، اور کافر شخص کو کفر اور شریعت اسلامیہ کے احکام پر عمل نہ کرنے کی بنا پر روز قیامت عذاب دیا جائیگا، چنانچہ جہنم میں اسے دوگنا عذاب ہوگا.

امام نووی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

" محققین اور اکثر کا صحیح مذہب یہی ہے کہ: کفار شریعت کی فروعات کے مخاطب ہیں، چنانچہ ان پر بھی ریشم اسی طرح حرام ہے جس طرح مسلمانوں پر حرام ہے " انتہی.

دیکھیں: شرح مسلم للنووی (14 / 39).

شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ تعالی سے درج ذیل سوال کیا گیا:

روز قیامت کافر کا حساب کیسے ہوگا، حالانکہ وہ شریعت اسلامیہ کا مکلف نہیں ؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا:

" یہ سوال غلط مفہوم لینے پر مبنی ہے؛ کافر سے بھی وہی کچھ مطلوب ہے جو مؤمن شیخص سے، لیکن فرق صرف اتنا ہے کہ کافر شخص پر دنیا میں یہ لازم نہیں ہے، اس کی دلیل کہ کفار سے بھی شریعت مطلوب ہے درج ذیل فرمان باری تعالی ہے:

مگر دائیں طرف والے، جنتوں میں مجرموں کے متعلق سوال کرینگے تمہیں جہنم میں کس چیز نے داخل کیا ؟ وہ کہینگے ہم نہ تو نماز ادا کیا کرتے تھے، اور نہ ہی مسکینوں کو کھانا کھلایا کرتے تھے، اور ہم باتیں بنانے والوں کے ساتھ باتیں بنایا کرتے تھے، اور ہم روز قیامت کی تکذیب کیا کرتے تھے المدثر.

اگر نماز ترک کرنے اور مسکینوں کو کھانا کھلانا ترک کرنے کی بنا پر انہیں سزا نہ دی جاتی تو وہ اسے ذکر نہ کرتے؛ کیونکہ اس کا اس حالت میں ذکر کرنے کا کوئی فائدہ نہیں، جو کہ اس بات کی دلیل ہے کہ وہ بھی اسلام کی فروعات کے مخاطب ہیں.

جس طرح یہ اثر کا تقاضا ہے، تو اسی طرح نظر کا تقاضا بھی یہی ہے کہ جب اللہ تعالی مومن بندے کو دینی واجبات میں کمی و کوتاہی کی بنا پر سزا دے گا تو وہ کافر کو کیسے سزا نہیں دےگا ؟

بلکہ میں تو آپ کے لیے یہ چیز بھی زیادہ کرتا ہوں کہ کافر شخص کو اللہ تعالی کھانے پینے اور دوسری ہر نعمت کے

بدلے سزا دے جو نعمت اس پر كى گئى ہے.

الله سبحانہ وتعالى كا فرمان ہے:

جو لوگ ايمان لائے اور نيك عمل كيے ان پر اس چيز ميں كوئى گناہ نہيں جو وہ پہلے كھا چكے، اگر وہ متقى اور ايمان والے تھے، اور عمل صالح كيا تھا، پھر بھى متقى اور ايمان والے رہے، پھر تقوى اور عمل صالح كى راہ پر گامزن رہے اورالله تعالى اچھا كام كرنے والوں كو پسند كرتا ہے المآئدۃ (93).

اس آيت كا منطوق يہ ہے كہ مومن جو كچھ كھا چكے اس كا ان پر كوئى گناہ نہيں، اور اس كا مفہوم يہ ہے كہ: كافر جو كچھ كھاتے ہيں ان پر اس كا گناہ ہے " انتہى.

ديكھيں: مجموع فتاوى الشيخ ابن عثيمين (2) سوال نمبر (164).

اس بنا پر كسى بھى مسلمان شخص كے ليے رمضان المبارك ميں دن كے وقت كسى بھى غير مسلم كو كھانا پيش كرنا جائز نہيں، كيونكہ كفار بھى شريعت اسلاميہ كى فروعات كے مخاطب ہيں.

علماء كرام سے بيان كيا گيا ہے كہ: رمضان المبارك ميں دن كے وقت كفار كو كھانا فروخت كرنا حرام ہے.

ديكھيں: نہايۃ المحتاج (5 / 274).

مزيد تفصيل كے ليے آپ سوال نمبر (49694) كے جواب كا مطالعہ كريں.

والله اعلم .